روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۲۲

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Ruhani Khazain

Collection of The Books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani,

The Promised Mesiah and Mahdi (1835-1908) Peace be on him.

Computerized Edition
Published in 2008

Published by:
Nazarat Ishaat Rabwah, Pakistan

Printed by:
Zia-ul-Islam Press, Rabwah

ISBN: 81 7912 175 5

سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آج تک توبہ کر چکے ہیں اور اس قدر سرعت سے یہ کارروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دُور دراز مُلکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے یہاں تک کہ امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کے لئے امریکہ کے نامی اخباروں میں شائع کرایا ہے اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر کریں کہ اب تک جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کچھ زیادہ تین لاکھ سے اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہزار ہا نشانوں سے لوگ اطلاع پا چکے ہیں اور اکثر ان میں صالح اور نیک بخت ہیں۔☆

سوال (۸)

﴿۱۶۸﴾ اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ نری خشک توحید مدار نجات نہیں ہوسکتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے علیحدہ ہو کر کوئی عمل کرنا انسان کو ناجی نہیں بنا سکتا۔ لیکن طمانیت قلب کے لئے عرض پرداز ہیں کہ عبدالحکیم خان نے جو آیات لکھی ہیں ان کا کیا مطلب ہے۔ مثلاً اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

☆ **حاشیہ** افسوس کہ ہماری جماعت کی ایمانداری اور اخلاص پر اعتراض کرنے والے دیانت اور راستبازی سے کام نہیں لیتے۔ اس جماعت میں بعض لوگوں نے اپنی استقامت کے وہ نمونے دکھائے ہیں جن کی اس زمانہ میں نظیر ملنا مشکل ہے مثلاً ایک خداترس اور منصف مزاج کو مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی استقامت پر نظر انصاف ڈالنی چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ کیا اس سے بڑھ کر کوئی شخص دنیا میں استقامت کا نمونہ دکھا سکتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف ایک جلیل الشان فاضل علوم عربیہ میں تھے اور تمام عمر حدیث اور تفسیر کے درس میں بسر کی تھی اور ان کو الہام بھی ہوتا تھا اور پچاس ہزار کے قریب اُن کے پیرو اور شاگرد تھے اور دنیوی عزت بھی بہت رکھتے تھے یہاں تک کہ ریاست کابل کے امیروں کی نظر میں ایک بزرگوار اور شیخ الوقت تسلیم کئے گئے تھے اور گورنمنٹ انگریزی اور ریاست میں جاگیر رکھتے تھے انہوں نے ﴿۱۶۸﴾ میری سچائی ماننے پر اپنی جان دیدی۔ اُن کو بہت سمجھایا گیا کہ مُجھ سے انکار کریں پر انہوں نے کہا کہ میں نادان نہیں۔ میں بصیرت کی راہ سے ایمان لایا ہوں میں ان کو ترک نہیں کرسکتا مگر جان کو ترک کروں گا۔ امیر نے کئی دفعہ ان کو سمجھایا کہ آپ بزرگوار ہیں لوگ شورش کرتے ہیں مصلحتِ وقت سمجھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھتا ہوں میں اپنا ایمان ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ میں جانتا ہوں جس سے

۷۲۔ بہتر واں نشان ۔بعض سخت مخالف جنہوں نے مباہلہ کے طور پر **لعنت اللّٰہ علی الکاذبین** کہا تھا وہ خداتعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہو کر مَرے جیسا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی پہلے اندھا ہوا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ اور بعض دیوانہ ہو کر مر گئے جیسا کہ مولوی شاہ دین لدھیانوی اور مولوی عبدالعزیز اور مولوی محمد اور مولوی عبداللہ لودھانوی جو ﴿۲۲۸﴾ اوّل درجہ کے مخالف تھے تینوں فوت ہو گئے ۔ایسا ہی عبدالرحمٰن محی الدین لکھو کے والے اپنے اس الہام کے بعد کہ کاذب پر خدا کا عذاب نازل ہوگا فوت ہو گئے ۔

۷۳۔ تہتر واں نشان ۔ ایسا ہی مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا اور اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اُس کو ہلاک کرے پھر اس دعا سے چند دن بعد آپ ہی ہلاک ہو گیا۔ یہ کس قدر مخالف مولویوں کے لئے نشان تھا اگر وہ سمجھتے ۔

۷۴۔ چوہتر واں نشان ۔ ایسا ہی مولوی محمد حسن بھیں والا میری پیشگوئی کے مطابق مرا جیسا کہ میں نے مفصل اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھا ہے ۔

۷۵۔ پچھتر واں نشان ۔ میں نے اپنی کتاب نور الحق کے صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۸ تک یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رمضان میں جو خسوف کسوف ہوا یہ آنے والے عذاب کا ایک مقدمہ ہے چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ملک میں ایسی طاعون پھیلی کہ اب تک تین لاکھ کے قریب لوگ مر گئے ۔

۷۶۔ چھہتر واں نشان ۔ براہین احمدیہ میں میری نسبت خداتعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے **القیت علیک محبّۃً منّی ولتصنع علٰی عینی** یعنی خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے

نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں☆۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اُن کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلّی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پُرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔ ﴿۲۲۹﴾

۷۷۔ سترھواں نشان۔ بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب میں نے دُعا کی تو الہام ہوا **بَرّق طفلی بشیر**۔ یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہوگا۔

۷۸۔ اٹھتر واں نشان۔ جب چھوٹی مسجد میں نے تعمیر کی جو ہمارے گھر کے ساتھ ایک کوچہ پر ہے تب مجھے خیال آیا کہ اس کی کوئی تاریخ چاہیے تب خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا **مبارک و مبارک و کل امرٍ مبارک یجعل فیه** یہ ایک پیشگوئی تھی اور اسی سے مادہ تاریخ بنائے مسجد نکلتا ہے۔

☆ حاشیہ: میں اپنی تحریر میں اس جگہ تک پہنچا تھا اور یہ فقرہ لکھ چکا تھا کہ اسی وقت ایک مخلص صادق کا خط آیا جو میرے سلسلہ میں داخل ہے اور چونکہ وہ خط اس فقرہ کے عین لکھنے کے وقت آیا اور اس کے مناسب حال تھا اس لئے ذیل میں اس کو لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور میں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔ می پریدم سوئے کوئے تو مدام۔ من اگر میداشتم بال و پرے۔ خاکسار سید ناصر شاہ اورسیئر از مقام بارہ مولا کشمیر ۱۵؍ اگست ۱۹۰۶ء۔ درحقیقت یہ نوجوان مخلص نہایت درجہ اخلاص رکھتا ہے اور قریب دو ہزار روپیہ کے یا زیادہ اس سے اپنی محبت کے جوش سے دے چکا ہے اس خط کے ساتھ بھی پہنچے۔ منه

ہے یعنی ہر حصہ پنجاب اور ہندوستان اور بلاد عرب اور شام اور کابل اور بخارا غرض تمام بلاد اسلامیہ میں پہنچائی گئی ہے اس میں یہ ایک پیشگوئی ہے ربّ لا تذرنی فردًا و انت خیر الوارثین. یعنی خدا کی وحی میں میری طرف سے یہ دعا تھی کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب میں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ میں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی میں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں یہ دعا اس آئندہ امر کے لئے پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ روحانی تعلق والوں کی ایک جماعت میرے ساتھ کر دے گا جو میرے ہاتھ پر توبہ کریں گے سو خدا کا شکر ہے کہ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے ﴿۲۳۸﴾ گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رُشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اِس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اِس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے۔ کون اِس بات میں مجھے جھٹلا سکتا ہے کہ جب یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی اور براہین احمدیہ میں درج کر کے شائع کی گئی اُس وقت جیسا کہ خدا نے فرمایا میں اکیلا تھا اور بجُز خدا کے میرے ساتھ کوئی نہ تھا میں اپنے خویشوں کی

نگاہ میں بھی حقیر تھا کیونکہ اُن کی راہیں اور تھیں اور میری راہ اور تھی اور قادیان کے تمام ہندو بھی باوجود سخت مخالفت کے اس گواہی کے دینے کے لئے مجبور ہوں گے کہ میں درحقیقت اُس زمانہ میں ایک گمنامی کی حالت میں بسر کرتا تھا اور کوئی نشان اس بات کا موجود نہ تھا کہ اس قدر ارادت اور محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھنے والے میرے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔ اب کہو کہ کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں ہے۔ کیا انسان اس پر قادر ہے اور اگر قادر ہے تو زمانہ حال یا سابق زمانہ میں سے اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ [1]۔

۹۲۔ بانواں نشان ۔ وہ مباہلہ ہے جو عبدالحق غزنوی کے ساتھ بمقام امرتسر کیا گیا تھا جس کو آج گیارہ سال گذر گئے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ عبدالحق نے مباہلہ کے لئے بہت اصرار کیا تھا اور مجھے اس کے ساتھ مباہلہ کرنے میں تأمل تھا کیونکہ جس شخص کی شاگردی کی طرف وہ اپنے تئیں منسوب کرتا تھا وہ میرے خیال میں ایک صالح آدمی تھا ﴿۲۳۹﴾
یعنی مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی اور اگر میرے زمانہ کو وہ پاتا تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ مجھے میرے دعوے کے ساتھ قبول کرتا اور ردّ نہ کرتا مگر وہ مرد صالح میری دعوت سے پہلے ہی وفات پا گیا اور جو کچھ عقیدہ میں غلطی تھی وہ قابل مؤاخذہ نہیں کیونکہ اجتہادی غلطی معاف ہے۔ مؤاخذہ دعوت اور اتمام حجت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ متقی اور راستباز تھا اور تبتل اور انقطاع اس پر غالب تھا اور عباد صالحین میں سے تھا۔ میں نے اُس کی وفات کے بعد ایک دفعہ اُس کو خواب میں دیکھا اور میں نے اُس کو کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے جس کا قبضہ میرے ہاتھ میں اور نوک آسمان میں ہے اور میں یمین و یسار میں اُس تلوار کو چلاتا ہوں اور ہر ایک ضرب سے ہزارہا مخالف مرتے ہیں اِس کی تعبیر کیا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ اتمام حجت کی تلوار ہے ایسی حجت کہ جو زمین سے آسمان تک پہنچے گی اور کوئی اُس کو روک نہیں سکے گا۔ اور یہ جو دیکھا کہ کبھی دہنی طرف تلوار چلائی جاتی ہے اور کبھی بائیں طرف اِس سے

[1] البقرۃ:۲۵